مطبوعات

تاریخِ دعوت و عزیمت (حصہ سوم) | مصنف: مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی
ناشر: مجلس تحقیقات و نشریات اسلام دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔ قیمت مجلد چھ روپے
غیر مجلد پانچ روپے۔ صفحات ۳۱۲۔

پچھلے پونے چودہ سو برس میں مسلمانوں میں مسلسل ایسے اصحابِ دعوت و عزیمت پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے قولاً اور فعلاً دین کے احیاء کا فرض انجام دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنا طویل زمانہ گزر جانے کے باوجود دین اپنی اصلی اور خالص شکل میں موجود ہے۔ اس عرصے میں دنیا نے بڑی کروٹیں لیں بڑے انقلابات آئے، قومیں ابھریں اور فنا ہوگئیں، تہذیبیں بنیں اور مٹ گئیں، خود مسلمانوں کا بدرِ اقبال چودھویں کا چاند بن کر دنیا پر چمکا اور پھر گھٹنے لگا۔ یہ سب کچھ ہوا لیکن نبی آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لایا ہوا دین جوں کا توں قائم رہا۔ نہ کہنگی طاری ہوئی، نہ خستگی کا شکار ہوا۔ کیوں، اس لیے کہ قدرت برابر اسے اصحابِ دعوت و عزیمت کی شکل میں نیا اور تازہ خون پہنچاتی رہی۔

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی نے انہی اصحابِ دعوت و عزیمت کا ایک مختصر تذکرہ تاریخِ دعوت و عزیمت کے نام سے مرتب فرمایا ہے۔ اس کتاب کے دو حصے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ تیسرا حصہ اس وقت ہمارے پیشِ نظر ہے۔ اس حصے میں مولانا نے برِصغیر کے اصحابِ دعوت و عزیمت کو لیا ہے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر (رحمہم اللہ) کے مختصر تذکرے کے بعد سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ